© rasailojaraid.com

دار الافتاء

مولانا شبیر احمد نورانی

۱۔ دودھ شریک بھائی کی لڑکی سے نکاح ؟

۲۔ صغر سنی کے ناقابلِ قبول نکاح کا حکم ؟

سوال :

۱۔ اسماعیل نے زید کی والدہ کا دودھ پیا ہے۔ اب وہ زید کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے ——— کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

۲۔ ایک لڑکی کا والد اس کا نکاح کم سنی میں کسی شخص سے کر دیتا ہے۔ بلوغت کے بعد لڑکی کو نکاح ناقابلِ قبول نہیں، لہٰذا وہ صراحتاً انکاری ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد اس لڑکی کا والد ہی اس کا نکاح کسی دوسری جگہ کر دیتا ہے ——— پہلے اور دوسرے نکاح کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

۱۔ سوال کے جواب سے پہلے ایک مسئلہ وضاحت اور تحقیق طلب ہے۔ اور وہ یہ کہ آیا اسماعیل نے زید کی والدہ کا دودھ پیا ہے یا کہ نہیں ؟ اور اگر پیا ہے تو کب ؟ اور کتنی مقدار میں ؟

اگر قابلِ اعتماد ذرائع سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ اسماعیل نے زید کی والدہ کا دودھ پانچ یا پانچ سے زیادہ مرتبہ، دو سال سے کم عمر میں پیا ہے تو شرعاً دودھ پینا ثابت ہو جائے گا۔ اس لیے کہ پانچ سے کم مرتبہ دودھ پینے پر شرعاً دودھ پینے کے احکام لاگو نہیں ہوتے۔ جس کی دلیل خاتم الانبیاءؑ و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

" لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ "

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ایک یا دو مرتبہ دودھ پلانا حرام نہیں کرتا۔"

(صحیح مسلم، کِتَابُ الرَّضَاعَةِ، بَابُ فِي الْمَصَّةِ وَ الْمَصَّتَانِ)

کیونکہ حرمت پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

"كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ"

(صحیح مسلم، كِتَابُ الرَّضَاعِ - بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ)

"قرآن حکیم میں یہ بات بھی نازل ہوئی تھی کہ "دس مرتبہ" دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوگی۔ پھر "پانچ مرتبہ" سے یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہ آیت قرآن حکیم میں پڑھی جاتی رہی[۱]۔"

اور یہ دودھ دو سال سے کم عمر میں پلایا جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ"

(سنن الترمذی۔ كِتَابُ الرَّضَاعِ، بَابُ مَا جَاءَ مَا ذُكِرَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ)

یعنی "دودھ پلانے سے اس وقت حرمت ثابت ہوتی ہے، جب سیر ہوکر پیئے اور یہ، دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے ہو۔"

---

[۱] واضح رہے کہ اس معنیٰ کی آیت تلاوت کے اعتبار سے تو منسوخ ہو چکی ہے البتہ اس کا حکم باقی ہے ـــــ اور یہ ایسی بات ہے جس پر امت کے تمام علماء کا اتفاق ہے۔

ملاحظہ ہو جامع الاصول ج ۱۱، ص ۴۸۱ ـــــ ۴۸۲

© rasailojaraid.com